جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی واعظ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر چیکنگ مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

سنہ ۲ ہجری کے اہم واقعات

جنابِ سیّدہ کا نکاح

۱۵ رجب سنہ ۲ ہجری کو جنابِ سیّدہ کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے ہوا۔ اور ۱۹ ذی الحجہ کو آپ کی رخصتی ہوئی۔ سیرت النبی میں ہے کہ جب حضرت سیّدہ کی شادی کی سلسلہ جنبانی ہوئی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ نے پیغام بھیجا۔ کنز العمال، ص ۱۱۳ میں ہے کہ ان پیغامات سے آنحضرتؐ غضب ناک ہوئے اور ان کی طرف سے منہ پھیر لیا ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۸۴ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے خود فرمایا کہ اے علیؑ مجھے خدا نے کہہ دیا ہے کہ فاطمہؓ کی شادی تمھارے ساتھ کر دوں۔ کیا تمھیں منظور ہے۔ عرض کی "بیشک"۔ الغرض عقد ہوا اور شہنشاہِ کائنات نے سیّدہ عالمیان کو ایک بان کی چارپائی۔ ایک چمڑے کا گدا۔ ایک مشک دو چکیاں۔ دو مٹی کے گھڑے وغیرہ دے کر رخصت کیا۔ اس وقت علیؑ کی عمر ۲۴ سال اور فاطمہ کی عمر دس سال تھی۔

تحویلِ کعبہ

ماہ شعبان سنہ ۲ ہجری میں بیت المقدس کی طرف سے قبلہ کا رُخ کعبہ کی طرف موڑ دیا گیا۔ قبلہ چونکہ عالمِ نماز میں بدلا گیا۔ اس لیے آنحضرتؐ کا ساتھ حضرت علیؑ کے علاوہ اور کسی نے نہیں دیا۔ کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے ہر فعل و قول کو حکمِ خدا سمجھتے تھے۔ اسی لیے آپ مقامِ فخر میں فرمایا کرتے تھے۔ انا مصلی القبلتین میں ہی وہ ہوں جس نے ایک نماز بیک وقت

شیعہ کی قدیم ترین کتاب
”سلیم بن قیس“

✅ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر پورے مدینے کو ہوگئی تھی۔

❌ شیعہ کا یہ اعتراض بھی باطل ہے کہ خاتون جنت کا جنازہ خاموشی میں رات کے اندھیرے میں صرف حضرت علی نے پڑھا تھا۔

✅ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے نہ صرف تعزیت کی تھی بلکہ جنازہ میں شریک بھی ہوئے تھے۔

خاتونِ جنتؑ کی رحلت

ابن عباس کہتے ہیں کہ اس روز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انتقال فرمایا۔ یہ سن کر مدینہ زن و مرد کے گریہ و بکاء اور آہ و فغاں سے کانپ اٹھا۔ اور لوگوں پر اس طرح دہشت طاری ہوگئی، جیسے اس دن طاری ہوئی تھی جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جہان فانی سے رخصت ہوئے تھے۔ پس ابوبکر و عمر نے آ کر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو تعزیت دی اور کہنے لگے: اے ابوالحسن! آپ ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ جب رات ہوئی تو علی مرتضیٰؑ نے عباس، فضل، مقداد، سلمان، ابوذر اور عمار کو بلایا۔ عباس نے نماز ادا کی۔ اور آپ نے دفن کر دیا، جس میں سب شریک تھے۔

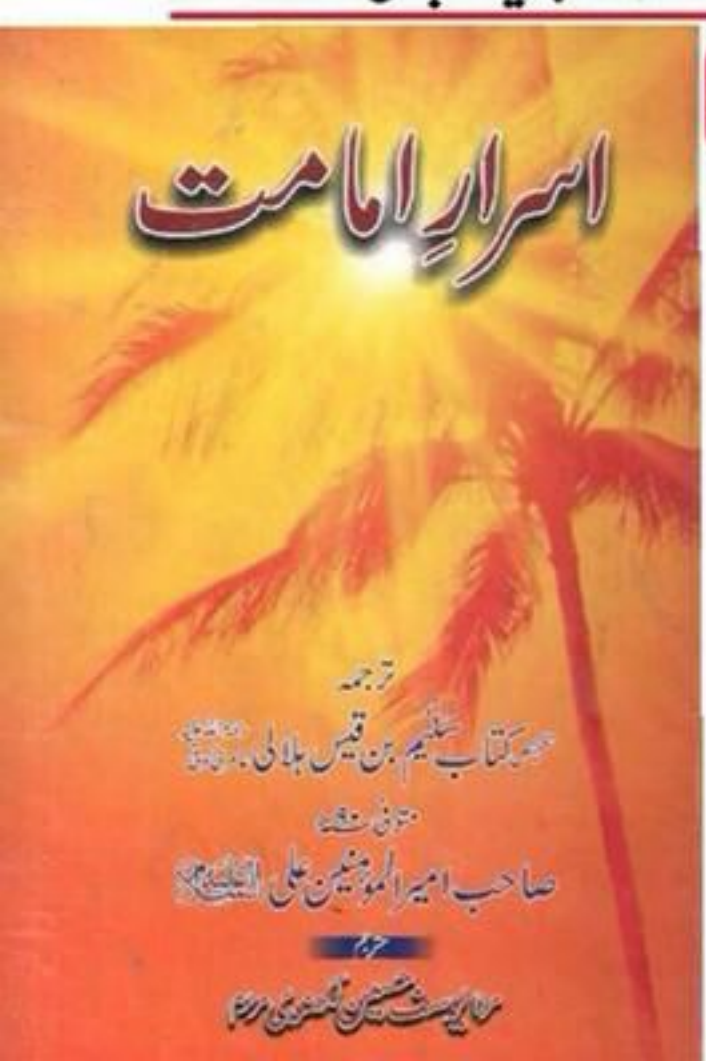

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو سیدہ کی وفات کے متعلق خبر نہیں پہنچائی تھی، یعنی وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو معلوم ہی نہیں تھا کہ سیدہ وفات پا چکی ہیں۔!! جبکہ شیعہ کی قدیم ترین کتاب سلیم بن قیس میں اس کا رد موجود ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہؓ نے ابوبکرؓ سے میراث کا مطالبہ کیا اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے' حضرت فاطمہؓ نے مطالبہ کیا کہ ان کے خاوند اس صدقہ کے نگران ہوں گے' تو حضرت ابوبکرؓ نے اس بات کو تسلیم کر لیا اور فرمایا کہ میں ان لوگوں کی پرورش کروں گا' جن کی رسول اللہ ﷺ پرورش کرتے تھے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے ان کاموں میں سے جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے کچھ بھی چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور خدا کی قسم! مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اپنی قرابت کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔ معلوم ہوتا ہے' حضرت فاطمہ جعدہ کو اس سے دکھ ہوا اور وہ زندگی بھر آپ سے متنفر رہیں' اور جب آپ بیمار ہوئیں تو حضرت صدیق جعدہ ان کے پاس آئے اور انہیں راضی کرنے لگے اور فرمایا خدا کی قسم! میں نے گھر بار مال اور اہل اور خاندان کو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور اہل بیت اطہار کی رضا مندی کی خاطر چھوڑا ہے' تو حضرت فاطمہ جعدہ آپ سے راضی ہو گئیں' بیہقی نے اسے اسماعیل بن ابی خالد کے طریق سے بسند صحیح روایت کیا ہے' پھر بیان کیا ہے کہ یہ سند مرسل حسن ہے۔

اور جب حضرت فاطمہ جعدہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس' حضرت صدیق جعدہ کی بیوی کو وصیت کی کہ وہ انہیں غسل دے' انہوں نے اور حضرت علی بن ابی طالب اور سلمی ام رافع نے آپ کو غسل دیا اور بعض کا قول ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب جعدہ بھی ان میں شامل تھے۔ اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت فاطمہ جعدہ نے اپنی وفات سے قبل غسل کیا اور وصیت کی کہ انہیں اس کے بعد غسل نہ دیا جائے۔ یہ روایت ضعیف ہے' جس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

اور آپ کی نماز جنازہ آپ کے خاوند حضرت علیؓ نے پڑھائی اور بعض کا قول ہے کہ آپ نے پڑھائی اور بعض کا قول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق جعدہ نے پڑھائی۔ واللہ اعلم

اور آپ کو ۳ رمضان ۱۱ھ کو منگل کے روز رات کو دفنایا گیا اور بعض کا قول ہے کہ آپ

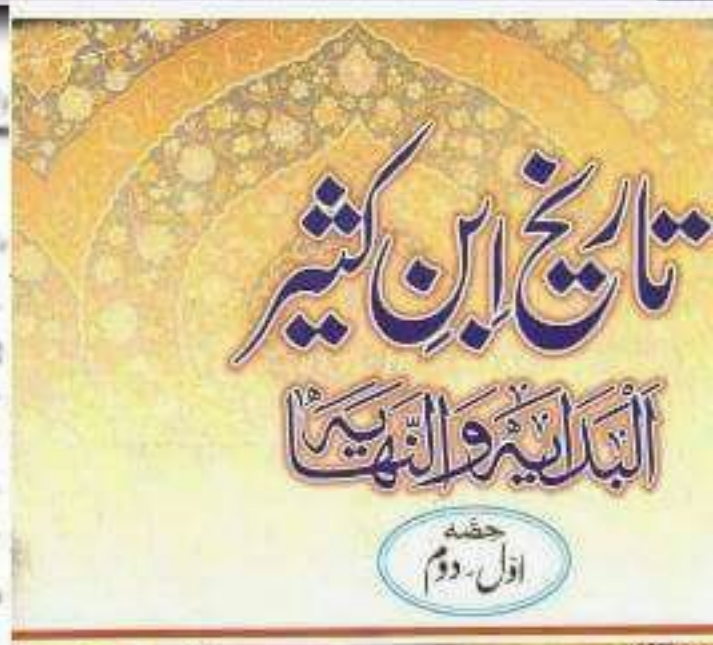

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی

البيت لهم نبز يسمونه فاقتلوهم فأنهم مشركون » • حدثنا حبيب بن الحسن ثنا (١) فاروق ثنا شيبان بن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم : « ان اشد الناس عذابا يوم القيامة من شتم الأنبياء ثم اصحابي ، ثم المسلمين » غريب من حديث ميمون تفرد به محمد بن زياد .

• حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن عبد الله رشتة ثنا شيبان ابن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس : « ان النبي صلى الله عليه وسلم أتى بجنازة فصلى عليها وكبر عليها اربعا وقال : كبرت الملائكة على آدم اربع تكبيرات » وكبر أبو بكر على فاطمة اربعا ، وكبر عمر على أبي بكر اربعا ، وكبر صهيب على عمر اربعا .

• حدثنا محمد بن علي بن حبيش ثنا احمد بن حماد بن سفيان ثنا عثمان بن حفص ثنا محمد بن زياد ثنا ميمون بن مهران عن ابن عباس . قال قالت عائشة رضي الله تعالى عنها : « ربما فركت المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم يصلي » • حدثنا احمد بن السندي ثنا عمر بن ... الترجمان ثنا محمد بن يزيد اليشكري عن ميمون بن م... قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « من أذنب و... وهو يبكي » . • حدثنا عبد الله بن محمد بن عثمان الوا...

سیرۃ النبی ﷺ کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی

ام المنیر

سیرۃ حلبیہ اردو

مع اضافات

٦

مرتب و مترجم اردو مولانا محمد اسلم قاسمی

زیر سرپرستی حکیم الامت مولانا قاری محمد طیب

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 2631861

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی

أخبرنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن الزهري قال : عاشت فاطمة بعد النبي ﷺ ، ثلاثة أشهر .

أخبرنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن أبي جعفر قال : ستة أشهر .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثني ابن لجريج عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال : توفيت فاطمة بعد النبي ﷺ ، بثلاثة أشهر .

أخبرنا محمد بن عمر قال : حدثنا فليح عن الزهري عن عروة أن فاطمة توفيت بعد النبي ﷺ ، بستة أشهر .

قال محمد بن عمر وهو الثبت عندنا : وتوفيت ليلة الثلاثاء لثلاث خلون من شهر رمضان سنة إحدى عشرة وهي ابنة تسع وعشرين سنة أو نحوها .

أخبرنا محمد بن عمر ، أخبرنا عمر بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه عن علي بن حسين عن ابن عباس قال : فاطمة أول من خط لها الحد ، عمله لها

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت : نزل في حفرة فاطمة العباس وعلي والفضل .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا معمر عن الزهري عن عروة أن عليا صلى على فاطمة .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثنا قيس بن الربيع عن خالد عن الشعبي قال : صلى عليها أبو بكر رضي الله عنه وعنها .

أخبرنا شبابة بن سوار ، حدثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن حماد عن إبراهيم قال : صلى أبو بكر الصديق على فاطمة بنت [illegible] عليها أربعا .

(١) ابن حجر : الإصابة ج ٨ ص ٤٨

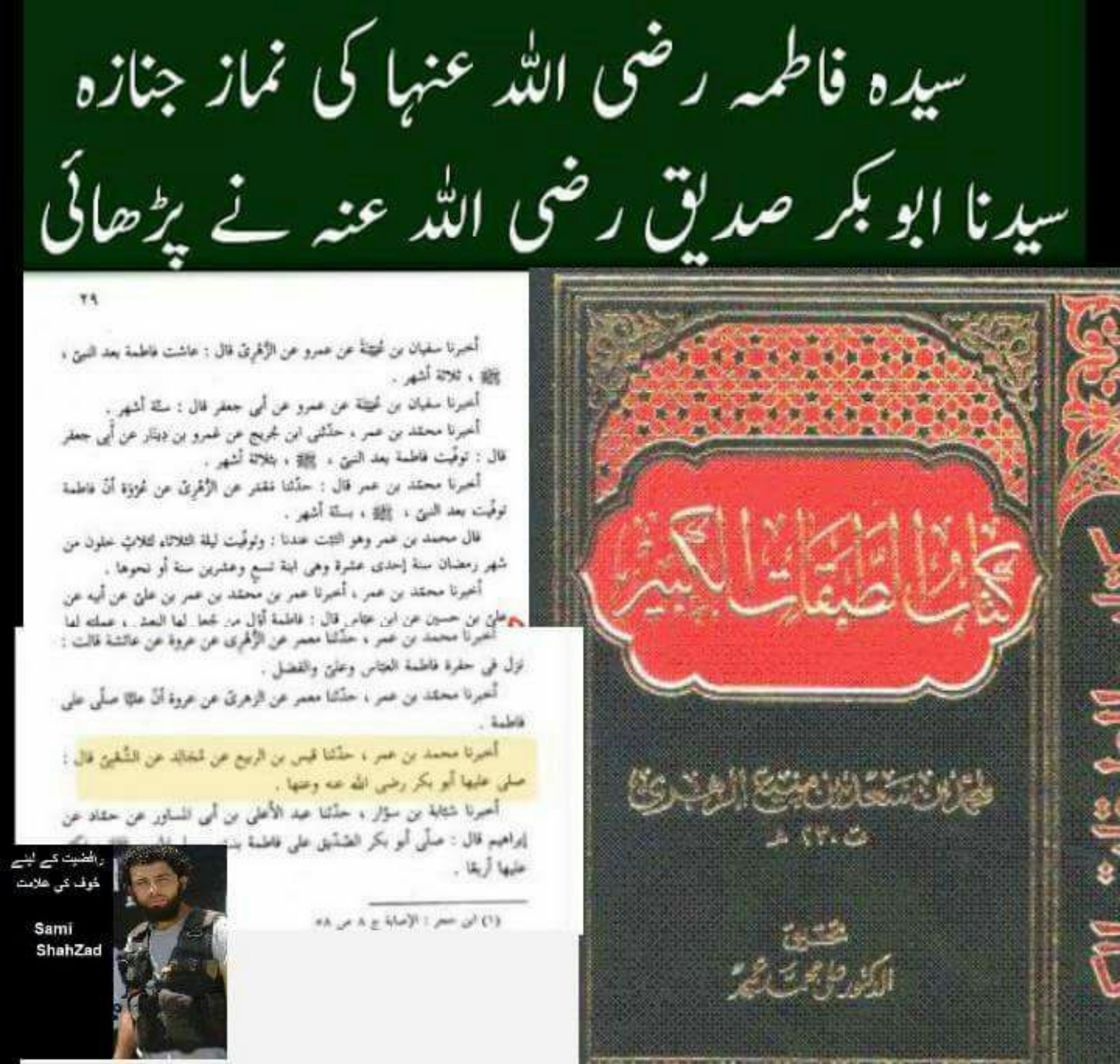

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔